سوال

(57) محض شک سے وضو کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض اوقات دورانِ نماز وضو ٹوٹنے کا شک پڑجاتا ہے، ایسی حالت میں نماز ختم کر کے دوبارہ وضو کرنا چاہیے یا اپنی نماز کو جاری رکھا جائے، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کردیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب طہارت کے متعلق یقین ہوجائے تو محض شک کی وجہ سے عدم طہارت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا ہے تاوقتیکہ حدث کا یقین نہ ہوجائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو دوران نماز اپنے پیٹ میں کچھ محسوس کرتا ہے، آیا اس کا وضو باقی ہے یا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نماز سے نہ نکلے یہاں تک کہ خروج ریح کی آواز سنے یا بدبو پائے۔[1] اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ طہارت حاصل کرنے کے بعد اصل طہارت اور پاکیزگی ہے تاوقتیکہ اس کا بے وضو ہونا یقینی طور پر ثابت ہوجائے۔ شک کی صورت میں اس کی طہارت زائل نہیں ہوگی بلکہ باقی اور برقرار رہے گی لہٰذا محض شک پڑنے سے نماز ختم نہ کی جائے بلکہ اس صورت میں اس کا نماز میں مصروف رہنا صحیح اور درست ہے ہاں اگر اس کا بے وضو ہونا یقینی طور پر ثابت ہوجائے تو نماز ختم کر کے دوبارہ وضو کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یقینی طور پر بے وضو ہونے کی دو علامتیں بیان کی ہیں: نکلنے والی ہوا کی آواز سنے یا اس کی بدبو پائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس کے بغیر بھی بے وضو ہونے کا یقین ہوجائے تو بھی اسے دوبارہ وضو کرنا ہوگا، یقین ہوجانے کے بعد ہوا کی آواز یا اس کی بدبو کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الوضوء، ١٣٧۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

محدث فتویٰ